ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: یکم اکتوبر 1964ء

اندور مالوا یونائیٹڈ ملز لمیٹڈ، اندور

بنام

سٹیٹ آف مدھیہ پردیش ودیگراں

(کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹس)

اندور انڈسٹریل ٹیکس قوائد، 1927، دفعہ 3- مینیجنگ ایجنٹس کے ذریعے کمپنی کی طرف سے بیرونی لوگوں سے بڑی رقم کا قرض لیا گیا اور اپنے ساتھ سرمایہ کاری کی گئی- مینیجنگ ایجنٹس کو کمپنی کے قرارداد کے ذریعے ایسا کرنے کا اختیار دیا گیا- مینیجنگ ایجنٹوں کے ذریعہ ادانہ کیا گیا قرض کمپنی کے ذریعہ ناقابل وصول قرضہ کے طور پر دعوی کیا گیا ہے- کیا تجارتی نقصان کے طور پر قابل قبول ہے- انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922، دفعہ 10(2)-

ٹیکسٹائل مینوفیکچرنگ کا کاروبار کرنے والی درخواست گزار کمپنی کو اس کے انجمن کی یاداشت کا مخفف نے اپنے کاروبار کے مقصد کے لئے رقم ادھار لینے اور دوسروں کو قرضوں میں سرمایہ کاری کرنے کی اجازت دی تھی۔ اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے ایک قرارداد منظور کی کہ کمپنی اپنے سرپلس فنڈز کو مینجنگ ایجنٹس کے ساتھ کرنٹ اکاؤنٹ میں سود پر سرمایہ کاری کرے گی۔ مینجنگ ایجنٹوں نے بیرونی لوگوں سے بڑی رقم ادھار لی، قرضوں کو کمپنی کی کھاتوں میں داخل کیا اور کرنٹ اکاؤنٹ میں اپنے ساتھ بڑی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رقم کی سرمایہ کاری کی۔ سالانہ جنرل میٹنگ سے پہلے وہ کمپنی کے کھاتوں میں رقم واپس لاتے تاکہ جنرل باڈی کو مطمئن کیا جاسکے کہ انہوں نے اپنے قرضوں کی ادائیگی کر دی ہے ،اور بعد میں اپنے مقاصد کے لئے دوبارہ بڑی رقم نکالیں گے۔ 1933 میں مینجنگ ایجنٹس کی کمپنی تحلیل ہو گئی اور ان سے کمپنی پر ایک بڑا قرض واجب الادا تھا۔ 1941 میں قرض ناقابل تلافی پایا گیا تو اپیل کنندہ کمپنی نے اندور انڈسٹریل ٹیکس قوائد، 1927 کے تحت اپنی آمدنی کا حساب لگانے کے مقصد سے اسے ناقابل وصول قرضہ اور تجارتی نقصان قرار دیا، جس کی دفعات، اس سلسلے میں، انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 سے ملتی جلتی تھیں۔ تشخیصی اتھارٹی نے دعوے کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی اپیلیٹ اتھارٹی نے۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی کہا کہ کمپنی کو ہونے والا نقصان واقعی کمپنی کے کاروبار کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس پر کمپنی نے سپریم کورٹ میں اپیل کی۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ مینجنگ ایجنٹس کی ملازمت اپیل کنندہ کے کاروبار کو آگے بڑھانے کے لئے حادثاتی ہے،لہذا، چونکہ مینجنگ ایجنٹوں کے پاس اپیل کنندہ کمپنی کے لئے رقم ادھار لینے اور اضافی رقم کو اپنے قرضوں میں سرمایہ کاری کرنے کا اختیار ہے، لہذا اس طرح کی سرمایہ کاری سے ہونے والا نقصان اپیل کنندہ کے کاروبار کو آگے بڑھانے کے لئے بھی ہے، اور اس لئے مذکورہ نقصان کمپنی کے تجارتی منافع تک پہنچنے میں کٹوتی کی گئی تھی۔

حکم ہوا کہ: اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے۔

مینیجنگ ایجنٹس نے بیرونی لوگوں سے پیسہ ادھار لیا تھا اور کمپنی کی قرارداد کے مطابق اسے اپنے ساتھ سرمایہ کاری کی تھی۔ بیرونی لوگوں سے ادھار لیا گیا پیسہ کمپنی کے فنڈز کا حصہ بن گیا، اور قرض دہندگان اس کے لئے کمپنی پر مقدمہ کر سکتے تھے۔ اسی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

طرح کمپنی مینیجنگ ایجنٹس کے خلاف ان کے ساتھ سرمایہ کاری کی گئی رقم کے لئے مقدمہ دائر کر سکتی تھی۔ کمپنی کی طرف سے قرض لینے اور مینیجنگ ایجنٹوں کے ساتھ سرمایہ کاری دونوں نے قانونی ذمہ داریاں پیدا کیں۔ تجارتی عمل کے مطابق کمپنی کے کھاتوں میں مناسب اندراج کیا گیا تھا۔ مینیجنگ ایجنٹس کے ساتھ سرمایہ کاری کی گئی رقم کو قرضوں کے طور پر داخل کیا گیا تھا جو ناقابل واپسی ہونے پر ناقابل وصول قرضہ بن گئے۔ ان حالات میں ناقابل وصول قرضوں سے پیدا ہونے والا نقصان اپیل کنندہ کے کاروبار کے ساتھ اتفاقی تھا اور متعلقہ تشخیصی سال کے لئے اپیل کنندہ کمپنی کے منافع کا حساب لگانے میں کٹوتی کی جا سکتی تھی۔[563 F-H; 564 B-E]

بدرداس ڈاگا بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، [1959] 690 S.C.R اور کمشنر آف انکم ٹیکس، یوپی بمقابلہ میسرز نینٹیل بینک لمیٹڈ، [1965] 340S.C.R1۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 1013، سال 1963۔

مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 9 نومبر 1960 کے فیصلے کے خلاف دیوانی متفرق اپیل نمبر 40، سال 1955 میں اپیل کی گئی۔

اپیل گزار کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری اور رامیشور ناتھ۔

جواب دہندگان کی جانب سے بی سین، بلوان سنگھ جوہر اور آئی این شروف شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سباراؤ نے سنایا۔

سبا راؤ جسٹس۔ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ، اندور بنچ کے حکم کے خلاف سرٹیفکیٹ کی اس اپیل میں یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ کیا اندور انڈسٹریل ٹیکس قوائد، 1927 کی دفعہ 3 کے تحت اپیل کنندہ- کمپنی کے منافع کا حساب لگانے میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

7-14-42,63,090 روپے کی شے کو تجارتی نقصان کے طور پر اجازت دی جانی چاہیے تھی۔

حقائق کو مختصر طور پر بیان کیا جا سکتا ہے. اندور مالوا یونائیٹڈ ملز لمیٹڈ ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے جو اندور کمپنیز ایکٹ 1914 کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ انضمام کے بعد سے یہ کپڑا بنانے کا کاروبار جاری رکھے ہوئے ہے۔ مذکورہ کمپنی کے انجمن کی یاداشت کا مخفف کے تحت ٹیکسٹائل کے کاروبار کے مقصد کے لئے اسے وقتاً فوقتاً رقم جمع کرنے یا قرض لینے اور دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ دوسروں کو قرضوں میں سرمایہ کاری کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس کاروبار کو جاری رکھنے کے مقصد کے لئے، درخواست گزار کمپنی نے اصل میں میسرز کریم بھائی ابراہیم اینڈ کمپنی لمیٹڈ کو اپنا مینجنگ ایجنٹ مقرر کیا تھا۔ 8 جون 1926 کو اپیل کنندہ کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے مندرجہ ذیل حوالے سے ایک قرارداد منظور کی:

"اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ کمپنی کے سرپلس فنڈ کو کمپنی کے ساتھ کرنٹ اکاؤنٹ میں ایجنٹوں کے ساتھ اسی شرح سود یعنی 6 فیصد پر سرمایہ کاری کی جائے گی"

28 نومبر 1929 کو درخواست گزار کمپنی نے کریم بھائی ابراہیم اینڈ سنز لمیٹڈ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس کے تحت انہیں کریم بھائی ابراہیم اینڈ کمپنی لمیٹڈ کی جگہ اپیل کنندہ کمپنی کا مینجنگ ایجنٹ مقرر کیا گیا۔

19 جولائی 1932 کو بورڈ آف ڈائریکٹرز نے 8 جون 1926 کی قرارداد کا اعادہ کیا۔ مذکورہ ایجنسی کے معاہدے اور مذکورہ قرارداد کے تحت مینجنگ ایجنٹس کو دیے گئے اختیارات کے مطابق کریم بھائی ابراہیم اینڈ سنز لمیٹڈ نے بیرونی لوگوں سے بڑی رقم ادھار

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

لی، انہیں درخواست گزار کمپنی کے کھاتوں میں داخل کیا اور مذکورہ قرارداد کی روشنی میں کمپنی کے کرنٹ اکاؤنٹ میں بڑی رقم کی سرمایہ کاری کی اور اسے اپنے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا۔ سالانہ جنرل باڈی میٹنگ سے پہلے، وہ کمپنی کے کھاتوں میں بڑی رقم لاتے تھے اور ظاہر کرتے تھے کہ انہوں نے اپنے قرضوں کی ادائیگی کر دی ہے۔ جنرل باڈی کو مطمئن کرنے کے بعد وہ دوبارہ اپنے مقاصد کے لئے بڑی رقم واپس لے لیں گے۔ جنرل باڈی کو بھی قرضوں کے بارے میں علم تھا اور درحقیقت اس نے مذکورہ لین دین کی منظوری دی تھی۔ سال 1933 میں مینیجنگ ایجنسی کمپنی تحلیل میں چلی گئی۔ تخمینہ سال 1941 کے لئے، اپیل کنندہ- کمپنی نے اپنی آمدنی کا گوشوارہ جمع کرایا اور دیگر اشیاء کے علاوہ اس کٹوتی کے تحت، درخواست گزار- کمپنی کے منافع اور نقصان کے اکاؤنٹ میں ناقابل وصول قرضہ اور تجارتی نقصان کی مد میں 49,13,316روپے کی رقم کا دعوی کیا- ہم صرف اس شے کے بارے میں اس اپیل میں فکر مند ہیں اور، لہذا، تشخیص کی کسی بھی دوسری تفصیلات کو نوٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے. تشخیصی اتھارٹی نے صرف 6,41,913-2-0روپے کو ناقابل وصول قرضہ کے طور پر منظور کیا اور کریم بھائی ابراہیم اینڈ سنز لمیٹڈ سے واجب الادا رقم کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ مذکورہ قرض کمپنی کے کاروبار کے مقصد کے لئے نہیں لیا گیا تھا۔ اپیل پر اپیلیٹ اتھارٹی نے بھی یہی موقف اپنایا۔ مزید اپیل پر ہائی کورٹ نے اپیلیٹ اتھارٹی کے فیصلے کی اس بنیاد پر توثیق کی کہ کمپنی کو ہونے والے نقصانات واقعی کمپنی کے کاروبار کو نقصان پہنچا رہے ہیں، حالانکہ ان میں مینیجنگ ایجنٹس کا دھوکہ دہی شامل ہو سکتا ہے۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے وکیل جناب اے وی وشوناتھ شاستری نے دلیل دی کہ مینیجنگ ایجنٹس کی ملازمت اپیل کنندہ کے کاروبار کو آگے بڑھانے کے لئے حادثاتی ہے، لہذا، چونکہ مینیجنگ ایجنٹوں کے پاس اپیل کنندہ کمپنی کے لئے رقم ادھار لینے اور اضافی رقم کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپنے قرضوں میں سرمایہ کاری کرنے کا اختیار ہے، اس طرح کی سرمایہ کاری سے ہونے والا نقصان بھی اپیل کنندہ کے کاروبار کو آگے بڑھانے کے لئے حادثاتی تھا۔ لہذا، مذکورہ نقصان اپیل کنندہ کمپنی کے تجارتی منافع تک پہنچنے میں کٹوتی کے قابل تھا۔

مدعاعلیہان کے وکیل جناب سین نے ہمارے سامنے دو دلیلیں پیش کیں، یعنی (1)اندور انڈسٹریل ٹیکس قوائد، 1927 کے تحت یہ تخمینہ لگایا گیا تھا کہ مذکورہ قواعد کے تحت ٹیکس صرف کسی بھی کاٹن مل انڈسٹری کے منافع یا منافع کے سلسلے میں قابل ادائیگی ہے اور درخواست گزار کمپنی کی قرض دینے کی سرگرمی سے متعلق منافع یا نقصان ممکنہ طور پر مذکورہ قواعد کے تحت ٹیکس یا کٹوتی کے تابع نہیں ہو سکتا ہے۔ اور (2) مینجنگ ایجنٹس کی طرف سے واجب الادا قرض تجارتی قرض نہیں تھا کیونکہ مینجنگ ایجنٹوں نے درخواست گزار کمپنی کے کاروبار کے لئے ضروری رقم ادھار لی اور مذکورہ رقم خود کو قرض دی اور، لہذا، یہ درخواست گزار کی طرف سے کمپنی کے کاروبار کو نقصان پہنچانے کے لئے کیا گیا نقصان تھا۔

مسٹر سین نے جو پہلا سوال اٹھایا ہے وہ اندور انڈسٹریل ٹیکس قوائد اور انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے درمیان فرق پر مبنی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اندور انڈسٹریل ٹیکس قوائد کا تعلق صرف کاٹن مل انڈسٹری سے ہے اور اس کے تحت ادا کیا جانے والا ٹیکس مذکورہ صنعت کے حوالے سے ہے جبکہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹیکس ٹیکس دہندگان کے کاروبار کی آمدنی کے حوالے سے قابل ادائیگی ہے۔ لیکن تمام مراحل کے دوران کارروائی کا جائزہ لینے سے یہ پتہ نہیں چلتا ہے کہ اس طرح کی کوئی دلیل کسی بھی وقت پیش کی گئی تھی۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ یہ دلیل درست تھی، اگر یہ پہلے اٹھایا گیا تھا، تو ٹیکس دہندہ متعلقہ ثبوتوں کے ذریعہ یہ ثابت کرنے کی حیثیت میں ہو سکتا تھا کہ مینیجنگ ایجنٹوں کے ذریعہ قرض لی گئی مخصوص رقم مذکورہ صنعت کے مقصد کے لئے لی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

گئی رقم سے اور باہر تھی۔ ہم ایک ایسے سوال کی اجازت نہیں دے سکتے جو حقیقت اور قانون کا ملا جلا سوال ہو، ہمارے سامنے پہلی بار اٹھایا جائے۔ ہم ایک یا دوسرے طریقے سے اسی پر اپنی رائے کا اظہار کرنے کی تجویز نہیں رکھتے ہیں. ہم اس بنیاد پر اپیل کے ساتھ آگے بڑھیں گے کہ تجارتی منافع کی گنتی میں تجارتی نقصانات کو کم کرنے کے مقصد کے لئے انکم ٹیکس ایکٹ اور متعلقہ اندور انڈسٹریل ٹیکس قوائد میں کوئی فرق نہیں ہے۔

لہذا، واحد سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ معاملے میں دعوی کردہ نقصان ایک تجارتی نقصان تھا جو کمپنی کے منافع کی گنتی میں کٹوتی کے قابل ہے. قانون کا متعلقہ اصول اس عدالت نے بدری داس ڈاگا بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر ([1]) کے معاملے میں طے کیا ہے۔ اس موضوع پر متعلقہ فیصلوں پر غور کرنے کے بعد، اس عدالت نے مندرجہ ذیل ٹیسٹ مقرر کیا:

> "اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب کٹوتی کا دعویٰ کیا جاتا ہے جس کے لئے دفعہ 10 (2) میں کوئی خاص اہتمام نہیں ہے تو یہ قابل قبول ہے یا نہیں اس کا انحصار اس بات پر ہو گا کہ آیا قبول شدہ تجارتی عمل اور کاروباری اصولوں کو کاروبار کو آگے بڑھانے سے پیدا ہونے اور اس سے متعلق کہا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جاتا ہے، تو کٹوتی کی اجازت دی جانی چاہیے، بشر طیکہ ایکٹ میں اس کے خلاف کوئی ممانعت نہ ہو، ظاہر ہو یا ظاہر نہ ہو۔"

جہاں درخواست گزار کی طرف سے اپنے کاروبار کو انجام دینے کے مقصد سے کام کرنے والا ایجنٹ بینک اکاونٹس پر کام کرتا ہے، اس سے رقم نکالتا ہے اور اسے اپنے ذاتی قرضوں کی ادائیگی کے لئے استعمال کرتا ہے، اس عدالت نے مذکورہ فیصلے میں یہ کہنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کی کہ جو رقم غلط استعمال کی گئی اور ناقابل تلافی پائی گئی وہ انکم ٹیکس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایکٹ کے تحت قابل قبول کٹوتی تھی۔ اس مقدمہ اور موجودہ مقدمہ میں فرق صرف یہ ہے کہ ایجنٹ نے اس مقدمہ میں رقم کا غلط استعمال کیا، جبکہ موجودہ مقدمہ میں مینجنگ ایجنٹوں نے اپیل کنندہ کی طرف سے دیئے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے رقم ادھار لی، لیکن اسے واپس کرنے میں ناکام رہے۔ اگر کسی ایجنٹ کو سونپی گئی رقم کا غبن کسی کاروبار سے متعلق ہے تو، اسی ٹوکن کے ذریعہ ایجنٹ کے ذریعہ قانونی طور پر استعمال کی جانے والی رقم کو کاروبار کے لئے زیادہ مناسب طور پر حادثاتی ہونا چاہئے۔ انکم ٹیکس کمشنر، یوپی بمقابلہ نینی تال بینک لمیٹڈ (1) میں ایک حالیہ فیصلے میں اس عدالت نے کہا کہ ڈکیتی کی وجہ سے بینک کو جو رقم کا نقصان ہوا ہے وہ بینکنگ کے کاروبار کے لئے نقصان ہے۔ وہاں کاروبار کے دوران بڑی رقم بینک کے احاطے میں رکھی گئی اور اس عدالت نے قرار دیا کہ ڈکیتی سے ہونے والے نقصان کا خطرہ بینکنگ کاروبار سے متعلق ہے۔ اگر ایسا ہے، تو یہ حقیقت کہ مینیجنگ ایجنٹس کسی خاص وقت میں کمپنی کے کاروبار کے مطالبے سے کہیں زیادہ رقم کمپنی کے پاس لائے ہیں، اس سے قرض لینے یا اپنے آپ کو قرض دینے کو منظور شدہ کاروباری عملوں سے کم نقصان دہ نہیں بنایا جائے گا.

سوال یہ نہیں ہے کہ آیا مینجنگ ایجنٹس نے کمپنی کے ساتھ دھوکہ دہی کی ہے، بلکہ سوال یہ ہے کہ کیا قرض کی رقم کمپنی کے فنڈز تھے۔ اگر قرض دہندگان نے کمپنی کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہوتا تو کیا وہ اس بنیاد پر مقدمے کی مخالفت کر سکتی تھی کہ مینجنگ ایجنٹس کے پاس اس وجہ سے رقم ادھار لینے کا اختیار نہیں تھا کہ جس وقت انہوں نے قرض لیا تھا، رقم کاروبار کی ضروریات سے زیادہ تھی؟ یقینی طور پر نہیں. اس طرح کے مقدمے کا کوئی دفاع نہیں کیا جا سکتا تھا۔ قرض لینے کے بعد پیسہ کمپنی کا پیسہ بن گیا۔ اس کے علاوہ، اس معاملے میں دھوکہ دہی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، منافع اور نقصان کے اکاؤنٹ اور ہر سال کمپنی کی جنرل باڈی میٹنگ کے سامنے رکھی جانے والی بیلنس شیٹ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نے کمپنی کے علم میں لایا کہ کمپنی نے مینیجنگ ایجنٹس کے ذریعے قرض لیا تھا اور جنرل باڈی نے اس کی منظوری دی تھی۔ صرف دھوکہ دہی، اگر کوئی ہے، تو اس میں مینیجنگ ایجنٹوں کی طرف سے کمپنی کے کھاتوں میں دی گئی پوری رقم لانے کا عمل شامل تھا تاکہ شیئر ہولڈرز کو مطمئن کیا جاسکے کہ کچھ بھی غلط نہیں ہو رہا ہے۔

اگلا قدم مینیجنگ ایجنٹوں کے ذریعہ کمپنی سے پیسے کا قرض لینا ہے۔ انجمن کی یاداشت کا مخفف کے تحت اور مذکورہ قرارداد کے ذریعے تفویض کردہ واضح اختیارات کے تحت کمپنی مینیجنگ ایجنٹس کے ذریعے اپنے فنڈز کو قرضوں کی شکل میں سرمایہ کاری کر سکتی ہے۔ اگر کوئی حادثہ نہیں ہوتا تو مینیجنگ ایجنٹ پوری رقم ادا کر دیتے اور اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تو کمپنی ان سے پوری رقم وصول کر سکتی تھی۔ لہٰذا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مینیجنگ ایجنٹس کی جانب سے کمپنی کی جانب سے تیسرے فریق سے قرض لینے اور خود کو قرض دینے سے قانونی ذمہ داریاں پیدا ہوئیں۔ وہ کاروبار کے دوران تخلیق کردہ ذمہ داریاں تھیں۔ قرض دی گئی رقم منظور شدہ تجارتی طریقہ کار کے مطابق کمپنی کے کھاتوں میں ایک ڈیبٹ آئٹم ہوگی اور اگر رقم وصول کی جاتی ہے تو یہ کریڈٹ آئٹم ہوگی۔ دونوں کمپنی کے منافع اور نقصان کا پتہ لگانے کے لئے کھاتوں کی مناسب اشیاء ہوں گی۔ اگر قرض ناقابل تلافی ہو جاتا ہے، تو یہ ایک **ناقابل وصول قرضہ** ہوگا۔

لہٰذا ہمیں یہ کہنے میں کوئی دقت نہیں ہے کہ مذکورہ قرض جو ناقابل تلافی ہو چکا تھا وہ تشخیصی سال میں اپیل کنندہ کمپنی کے منافع کا تخمینہ لگانے میں قابل تجارتی نقصان تھا۔ یہ اپیل کنندہ کے کاروبار کے لئے ایک نقصان تھا اور یقینی طور پر تجارتی عمل اور تجارتی اصولوں کے ذریعہ منظور کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہمارا ماننا ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ کہتے ہوئے غلطی کی کہ مذکورہ رقم اپیل کنندہ کی جانب سے اپنے کاروبار کو نقصان پہنچانے کی نمائندگی کرتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نتیجے میں، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے. اپیل گزار کے اخراجات یہاں اور ہائی کورٹ میں برداشت ہونگے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document